© rasailojaraid.com

حاجی ملک ماہر کرنالی

نذر شورش

ہاں! وہ شورش جو خودی کے جام چھلکاتا رہا — آتشِ احساس ہر سینے میں سلگاتا رہا
جس کی تحریروں میں تابندہ تھا رنگِ بوالکلام — جو بخاری کی طرح جلسوں کو گرماتا رہا
جس نے کی شعر و صحافت میں ظفر کی پیروی — جو قلم سے کاکلِ فطرت کو سلجھاتا رہا
جس نے للکارا ہے ہر دم آمرانِ وقت کو — جو نظامی کی روش سے حوصلہ پاتا رہا
جس کے جذبوں کو کوئی پابند کر سکتا نہ تھا — قید میں جو حریت کے زمزمے گاتا رہا
ملک و ملت کا جسے رہ رہ کے آتا تھا خیال — اپنے نغموں سے جو ہر اک دل کو تڑپاتا رہا
اپنے قول و فعل سے جو اپنے ہر اک لفظ کو — دم بدم سچائی کا مفہوم پہناتا رہا
ہاں! وہ رندِ لم یزل، جو نعرۂ توحید سے — شرک اور بدعات کے عشرت کدے ڈھاتا رہا
مصلحت آمیزیوں سے کام نہ جس نے لیا — جرم حق گوئی میں جو تیر ستم کھاتا رہا
فتنۂ مرزائیت جس نے کچل کر رکھدیا — جو شبانہ روز طوفانوں سے ٹکراتا رہا
جو تہہ دل سے بنام سرفروشانِ ازل — عظمتِ اسلاف کے پرچم کو لہراتا رہا
جس نے رکھا ہے سدا، خود اعتمادی کا بھرم — جو وقار و تمکنت کے راز سمجھاتا رہا
اہلِ دل کو گدگدی کرتا رہا ہے بار ہا — اپنے شعروں سے نقابِ حسن سرکاتا رہا
رات دن کی جس نے حرف و صوت سے نشتر زنی — عمر بھر جو قوم کا نباض کہلاتا رہا
راس نہ آیا اسے ماہر! یہ دور فکر و فن — چھوڑ کر دارالمحن ، فردوس کو جاتا رہا

خورشید احمد صدف

بیاد شورش کاشمیریؒ

شورش کا سدا نام زمانے میں رہے گا — جو بھی دیا پیغام زمانے میں رہے گا
حق گوئی و بے باکی تیرا کام تھا شورش — دنیائے صحافت میں سرِ بام تھا شورش
آزاد و ظفر کا تو، تُو ارمان تھا پیارے — اور شاہ بخاریؒ پہ قربان تھا پیارے
تہذیب کے ہر باب میں تو زندہ رہے گا — دنیائے صحافت میں تو پائندہ رہے گا
دنیا تجھے ہر طور بھلا ہی نہیں سکتی — تاریخ ترا نام مٹا ہی نہیں سکتی

© rasailojaraid.com